﴿اخبار مرکزی دفتر وفاق﴾

☆ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ضمنی امتحانات 13 تا 15 ذیقعدہ 1435ھ مطابق 17 تا 19 ستمبر 2014ء کو منعقد ہوئے۔ ضمنی امتحان کے پرچہ جات کی مارکنگ کا عمل 19 ستمبر 2014ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مدظلہم (رکن مجلس عاملہ و امتحانی کمیٹی) کی نگرانی میں شروع ہو کر 27 ستمبر کو مکمل ہوا۔ مارکنگ کے عمل میں 80 ممتحنین اور چار ممتحنین اعلیٰ نے حصہ لیا۔ حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے بھی مارکنگ کے عمل کا جائزہ لیا اور ممتحنین کو ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔

☆ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت الشیخ مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے ''وفاق المدارس'' سے ملحق دینی مدارس و جامعات کے ضمنی امتحان برائے سال 1435ھ/2014ء کے نتائج کا اعلان مورخہ یکم اکتوبر 2014ء مطابق 5 ذوالحجہ 1435ھ کو کر دیا ہے۔ ملک بھر میں طلبہ و طالبات کے کل 180 امتحانی مراکز قائم کیے گئے تھے۔ ضمنی امتحان کے لئے 29443 طلبہ و طالبات کو رول نمبر جاری ہوئے۔ جن میں سے 28062 طلبہ و طالبات نے امتحانات میں شرکت کی۔ ان شرکاء میں سے 20396 نے کامیابی حاصل کی اور 7666 ناکام ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر نتیجہ 73 فیصد رہا۔

﴿بعد از نظر ثانی پوزیشنوں میں تبدیلی﴾

☆ جامعہ عثمانیہ پشاور کے شفیع اللہ نے 519 نمبروں کے ساتھ عالیہ بنین صوبہ خیبر پختونخواہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ معہد الفقیر الاسلامی جھنگ کے محمد نعیم الرحمٰن نے 501 نمبروں کے ساتھ عالیہ بنین پنجاب میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ جامعہ دارالعلوم چمن کے حبیب الرحمٰن نے 486 نمبروں کے ساتھ عالیہ بنین بلوچستان میں اول پوزیشن حاصل کی۔

☆ جامعہ دارالعلوم کبیروالا کے طالبعلم زین اللہ بن غلام قادر نے 576 نمبروں کے ساتھ خاصہ بنین پنجاب میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ جامعہ اسلامیہ ام حبیبہ للبنات کراچی کی طالبہ کلثوم نے 588 نمبروں کے ساتھ خاصہ بنات میں ملکی سطح پر دوم اور صوبہ سندھ میں اول پوزیشن حاصل کی۔

☆ جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام گلگت کی طالبہ بنایہ نے 489 نمبروں کے ساتھ خاصہ بنات گلگت بلتستان میں اول پوزیشن حاصل کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

حج اور قربانی-فضائل واحکام........................	حضرت مولانا سلیم اللہ خاں..........	۳
حجاج کرام کی خدمت میں........................	حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ..........	۸
فلسفہ قربانی اور ملحدین کے شکوک وشبہات..........	مفتی محمد راشد ڈسکوی..........	۱۱
عشرہ ذی الحجہ،فضائل واحکام........................	مولانا محمد عابد..........................	۱۹
اردو زبان میں دخیل الفاظ کا مسئلہ........................	ڈاکٹر سہیل بخاری..........................	۲۷
کتب احادیث احکام کا تعارف........................	مفتی عارف محمود..........................	۳۴
عصری تعلیم......اسلامی نقطہ نظر........................	مولانا خالد سیف اللہ..........................	۴۵
تعلیمات میں اصلاح کا مسئلہ________________	سید عبداللہ..........................	۴۹
فریضہ حج کا معاشی پہلو________________	ڈاکٹر ساجد خاکوانی..........................	۵۷
پریس ریلیز________________	ادارہ..........................	۶۰
وفیات........................	ادارہ..........................	۶۴

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر-سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر-ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر-

اندرون ملک | قیمت: فی شمارہ: 25 روپے، زر سالانہ مع ڈاک خرچ: 300 روپے

monthlywifaq@gmail.com

حج اور قربانی، فضائل واحکام

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حج اسلام کا پانچواں اور اسلامی عبادات کا چوتھا رکن ہے۔ ''حج'' کے لفظی معنی ''قصد وارادہ'' کے ہیں، اسلام میں یہ لفظ خانہ کعبہ کے قصد وارادہ کے لئے استعمال ہوا ہے تاکہ وہاں جاکر بیت اللہ کا طواف اور مکہ معظمہ کے مختلف مقدس مقامات پر حاضر ہوکر کچھ آداب واعمال عبادت اور بندگی الٰہی کے طور پر بجالائے جائیں:

﴿قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا وما كان من المشركين ○ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مبركا و هدىً للعلمين ○فيه ايت بينت مقام ابراهيم و من دخله كان امنا ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غنىّ عن العلمين ○﴾

''کہہ دیجئے کہ خدا نے سچ فرمایا پس شرک سے منہ موڑ کر ابراہیم علیہ السلام کے دین کی پیروی کرو اور ابراہیم علیہ السلام مشرکوں میں سے نہ تھے، بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے، مبارک اور اہل عالم کے لئے راہ نما، اس میں کچھ کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو شخص اس میں داخل ہوا، وہ امن پانے والا ہے اور خدا کے لئے لوگوں پر اس گھر کا قصد کرنا فرض ہے، جو شخص اس گھر کی طرف سفر کی طاقت رکھتا ہو اور جو اس قدرت کے باوجود اس سے باز رہے تو خدا دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (آل عمران: ۹۷)

ان آیات میں ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اور بیت اللہ کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خصوصی تعلق بتایا گیا ہے، اس کے بعد حج کی فرضیت کا اعلان کیا گیا ہے چونکہ ملت ابراہیمی کے بقایا میں حج ہی ایک ایسی عبادت تھی جس کے تمام اصول وارکان اسلام سے پہلے بھی اہل عرب کے یہاں بطور شعار کے رائج تھے، صرف ان کا

محل اور طریقہ بدل گیا تھا یا ان میں بعض مشرکانہ رسمیں داخل ہوگئی تھیں، اسلام نے ان کی اصلاح کر کے بیک مرتبہ ہی حج کے فرض ہونے کا اعلان کر دیا، اس کے برعکس دوسری عبادات یا تو اہل عرب میں وہ موجود ہی نہ تھیں اور یا پھر ان کی خصوصیات اور تفصیلات اسلام نے خود متعین کی ہیں اور ان کے لئے تدریجی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، مثلاً نماز سے اہل عرب عام طور پر آشنا نہ تھے، تقریباً یہی حال زکوٰۃ کا ہے، چنانچہ نماز اور زکوٰۃ کی وہ آخری شکل جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کو قائم فرما کر گئے ہیں، شروع سے متعین نہیں کی گئی، بلکہ تدریجی طور پر اس کو لایا گیا، شروع شروع میں قیود کم تھیں اور آسانیاں زیادہ، نماز کی رکعتیں پہلے کم تھیں، بعد میں اضافہ ہوا، ایسے ہی ابتدا میں نماز کی حالت میں سلام و کلام کی اجازت تھی، بعد میں اس کو ممنوع قرار دیا گیا، زکوٰۃ پہلے صرف صدقہ وخیرات کی شکل میں جاری ہوئی، نصاب اور دوسری تفصیلات کا تعین بعد میں ہوا، روزہ ان کے یہاں غیر مانوس نہ تھا، لیکن اسلام نے اس کے لئے بھی تدریجی انداز اختیار کیا، پہلے عاشورہ اور ایام بیض (ہر قمری مہینہ کی تیرہویں تاریخ) کے روزے ضروری قرار دیئے گئے، پھر آگے چل کر رمضان کے روزوں کی فرضیت کا اعلان ہوا۔

نماز اور زکوٰۃ کے اندر خدائے برتر کی حکومت اور سلطنت کا سکہ دل پر قائم ہوتا ہے اور بندہ معبودِ برحق کی بارگاہ میں جسم و جان اور مال وزر کے مختلف عنوانات سے بندگی و نیاز کے تحفے پیش کرتا ہے۔ روزہ اور حج میں سرتاپا جمال و محبوبیت کی شان نظر آتی ہے، روزے کو لیجئے، محبت کا پہلا اثر کم خفتن (کم سونا)، کم خوردن (کم کھانا) کم گفتن (کم بولنا) ہوتا ہے، روزہ دار دن بھر ان لذتوں سے کنارہ کش رہتا ہے، راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنی نیند خراب کرتا ہے اور اس طرح وہ عشق و محبت کی ادائیں اختیار کرتا ہے۔ پھر رمضان کے اس ایک مہینے کی مشق کے بعد اس کی سرمستی زور پکڑتی ہے تو اس کو اب کوئے یار کی دھن لگ جاتی ہے اور سچا عاشق زیب و زینت کے تمام طریقوں کو خیر باد کہہ کر احرام باندھتا ہے اور کفن بردوش، شکستہ حال، پراگندہ بال، دیوانوں کی طرح ''لبیک لبیک'' کی صدائیں لگاتا ہوا دیارِ محبوب کا ذکر کرتا ہے، پھر منزل مقصود پر پہنچ کر اس گھر کے سامنے حاضری دیتا ہے جس کا کوئی مکین نہیں، مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے حسن و جمال کی کرنیں اس کے ایک ایک پتھر سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں اور عشاق کے دلوں کو مسحور کئے دیتی ہیں، ایسے دل فریب اور دل کش موقع پر یہ عاشق زار پھر وہی کچھ کرنے لگتا ہے جو مکتب عشق کا پرانا دستور ہے، یکبارگی دیوانہ وار اس گھر کا طواف شروع کر دیتا ہے، اس کے بعد منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے لق و دق میدانوں کی صحراء نوردی بھی اس عشق و محبت کو تیز سے تیز کرتی ہے۔

اس طرح اسلامی عبادات کے ذریعے انسانی فطرت کو اطاعت و محبت الٰہی کا خوگر بنایا گیا ہے تاکہ اگر اطاعت اپنی جگہ کامل ہو تو محبت بھی اپنی جگہ خالص ہو، چونکہ جس طرح وہ محبت قابل اعتبار نہیں جس میں سرمو بھی خلاف کی گنجائش باقی ہو، اسی طرح وہ اطاعت بھی قابل قبول نہیں جس میں روحانیت نہ ہو۔